اتفاق اہل اسلام

للہ الحمد کہ آن چیز کہ خاطر میخواست۔ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

خدا تعالی کا ہزاران ہزار شکر ہے کہ اہل اسلام کے اتفاق نے جس کے تمنا سے مین ہم مدت سے تہے اور سال گزشتہ سے اسکی تائید مین مصالحت آمیز و اتفاق انگیز مضامین (مذہبی اشاعت (ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۳ مین) اشاعت مذہب اسلام (ضمیمہ نمبر ۱ جلد ۲ مین) وعلی ہذا القیاس) لکہہ رہے تہے جلوہ دکہایا اور ترقی خواہان اسلام کا شجرہ آرزو و مراد پہل لایا۔

دھلی مین عاملین بالحدیث و عاملین بالفقہ دونون فریق کے علماء کا اسپر اتفاق ہوا ہے کہ فریقین کے لوگ مسایل فرعیہ خلافیہ (رفع الیدین۔ آمین بالجہر وغیرہ) کے سبب آپسمین بغض و عناد و فساد برپا نہ کہین بلکہ بجاے اسکے محبت و اتفاق پیدا کرین ان مسایل مین ہر ایک شخص اپنے مذہب کے موافق عمل رکہے دوسرے کے عمل پر طعن و توہین عمل مین نہ لاوے ایک دوسرے کے پیچہے نماز مین اقتدا کرنے۔ ان امور کے اختلاف سے ایک دوسرے کے پیچہے نماز پڑہنے سے انکار نہ کرے۔

ایک فریق کے مساجد مین دوسرے فریق کے لوگ نماز پڑہین کوئی کسی مسجد سے نماز پڑہنے سے روکا نہ جاوے۔

یہ اتفاق اس سخت و نازیبا اختلاف کے بعد ہوا ہے جس پر پہلے اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۴ کے صفحہ ۱۸۶ مین افسوس ظاہر کیا تہا۔ الحمد للہ اس فساد کا دروازہ بند ہوا اور بجاے اسکے اس اتفاق معدن اصلاح و وفاق کا نشان قایم ہوا۔

طرفہ یہ کہ یہ مصالحت بطور معاہدہ تحریر مین آئی اور محکمہ کمشنری مین داخل ہوکر تصدیق ہوئی۔

اسمین ہم مسٹر ینگ صاحب کمشنر قسمت دھلی کے بھی دل سے شکر گذار ہین جنہون نے اسمین اتفاق کی ترغیب دینے مین پرائیوٹ طور پہ سعی کی اور مسلمانون کو انکے دینی معاملہ مین پوری مدد دی -

ایسا ہی لاہور کے سر آمد علماء فریقین (اہلحدیث واہل فقہ) نے اسپر اتفاق کیا ہے اور اس باب مین فتوی تحریر کیا ہے کہ رفع یدین وآمین بالجہر مفسد نماز ومانع اقتدا نہین ہے - حنفی لوگ جنکی مذہب مین یہہ امور مسنون نہین ہین بلا تردد اُن اہلسنت عاملین بالحدیث کے پیچھے نماز پڑہین جو ان امور کو عمل مین لاتے ہین -

ہم اسمقام مین اُن دونون شہرون کی تحریرات کو معرض نقل مین لاکر ہدیہ ناظرین کرتے ہین - اسکے بعد ان تحریرات کے نتیجہ سے اور مواضع کے علماء وعوام وسول کے حکام کو جنکو ہمیشہ آمین رفع یدین کے سبب مسجدون مین نماز پڑہنے نہ پڑہنے کے مقدمات درپیش رہتے ہین مطلع کرینگے -

نقل تحریر اتفاق ومصالحت علماء دہلی مدخلہ ومصدقہ عدالت کمشنری

۶۱۸۵۷
سنہ دھلی
مہر محکمہ کمشنری قسمت
Court of
Commissioner
and
superinten
Delhi Division

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد چونکہ دہلی

چونکہ دہلی و دیگر امصار مین اکثر نافہم لوگون نے مسایل فروعیہ مین تنازعات بیجا برپا کرکے طرح طرح کے اشتہار و رسایل مشتہر کئے ہین بارہا وہ اشتہار و رسایل ہماری نظر سے گذرے ہرچند بطور خود اسکا انسداد و امتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے اور خفیف امور پر نوبت بعداوت پہنچای ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہلسنت والجماعت تقریراً و تحریراً کہنے لگا - اور باہم فساد اور عناد بڑہتا گیا - اور یہانتک فساد سے اور بلاد و قصبات مین بہی نزاع و تکرار بین المسلمین واقع ہوی اور نوبت بفوجداری پہنچی - حالانکہ یہہ اختلاف سلف صالحین سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام مین فروعی مسایل مین اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے ان حضرات مین بغض و عناد و فساد نہ تہا - ایک دوسرے کو خارج از اہلسنت والجماعت نہ سمجہتا تہا اور آپسمین محبت و اتحاد تہا اور آجکل لوگ اُنہین فروعی مسایل کے اختلاف کے سبب ناتفاقی حرمتون مین مبتلا ہورہے ہین - کیونکہ ضد - اور کینہ - اور غیبت اور عداوت - اور فساد بالاتفاق حرام ہے - جن مسایل مختلف فیہ مین اختلاف ہے وہ یہہ ہین - نجاست آب - آمین بالجہر فی الصلوۃ - رفع الیدین فی الصلوۃ - رفع سبابہ و دیگر مسایل اختلافیہ - بعض نے انکو حرام سمجہا - اور بعض نے سنن موکدہ - غرضکہ جادہ عتدال سے گذر گئے - ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن و توہین سے پیش آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت عدم مفسدات جائز ہے - پس جو شخص کہ ے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اس کے پیچھے بلاشبہ نماز پڑہنی چاہئے - اور چونکہ اُسپر اعتراض نہ ہو - اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے پیچھے نماز پڑھے اور آپسمین محبت اور اتحاد رکہین - کوئی کسیکو برا اور بد مذہب نجانے - مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیساکہ طریقہ سلف کا تہا - اور علماء متقدمین کا رہا ہے - عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر - ہر ایک مسجد مین

ہرایک اپنے عمل بجالانے کا مجاز ومختار ہے - پس ہم سب اس بات کو اشتہار دیتے ہین کہ ہر واعظ اپنے وعظ مین دلایل تکراری ومسایل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماوین - البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اسکے دلایل - اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اسکے دلایل بیان کئے جاوین - اور طعن وتشنیع نکیا جاوے علی ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوائے دلایل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکھی جاوے - اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسے مضمون کا شایع کرے جسمین مذاہب ایمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی ہو اسکے تدارک کی حکام والاشان سے استدعا کیجاوے - غرض کہ جو آفات وافساد اشتہارات درمسایل وتکرار امامت واقتدا سے ہورہی ہین انکا انسداد بخوبی ہونا چاہیئے کہ آیندہ ایسے منازعات پیدا نہ ہون - اور مسلمانون کے قلب سے کینہ وعداوت بالکل جاتا رہے - اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اسکو اختیار ہے کہ خلاف وقت وعظ جس مولوی صاحب سے اسکو عقیدت ہو دریافت کرلے - اور یہہ بہی اختیار ہے کہ کسی دوسرے مولوی سے بہی دریافت کرلے لیکن منازعت وتکرار نہ کرے -

تحریر بتاریخ بست وششم ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۸ھ

محمد غلام اکبر خان ۱۲۸۹ محمدی السنی

امام فن مناظرہ
منصور ۱۲۹۸ انہ کان

محمد حبیب اللہ ۱۲۹۸ ابو الخیرات

العابدین ۱۲۹۸ ابو محمد زین

سید ۱۲۸۶ محمد یعقوب

محمدی السنی محمد حمایت اللہ جلیسری ۱۲۹۴

شرع رسول اللہ ۱۲۹۱ محمد ابراہیم خان خادم قاضی القضاة

الحق محمد عبد...
مدرس مدرسہ فتح پور

زین العابدین ۱۲۹۶ محمد بن احمد

محمد ۱۲۸۱ نذیر حسین سید

التقلین محمد حسین لطف ۱۲۹۲ خادم شریعت رسول

شرف سید سید کونین شریف حسین ۱۲۹۳

حفیظ اللہ

حسبنا اللہ عبدہ حفیظ اللہ

ابو الخیر محمد یونس ۱۲۹۷

عاشق علی

حسن علی

محمد اسحاق ۱۲۹۳

محمد جمیل ۱۲۹۸

محمد عبد اللہ ۱۲۹

محمد عبد المجید
بقلم خود
مہتمم مدرسۃ القرآن

محمد شاہ
ہست در دو جہان

عبدہ محمد یوسف ۱۲۸۴

محمد عبد القادر
امیدوار شفاعت
۱۲۹۸

ابو نعیم محمد عبد الحلیم
لکھنوی عفی عنہ
بقلم خود

دستخط
محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ
مدرس مدرسہ اسلامیہ محمد عبد الرب
بقلم خود

عبد الجبار
بقلم خود

ابو محمد

سید لطف حسین

محمد علاؤ الدین ۱۲۹۱

محمد رحیم بخش
ابو المسعود ۱۲۹۸

امام مسجد فتحپوری دہلی

سید محمد امام
مسجد جہان

امام جامع مسجد دہلی

منظور الدولہ
حافظ محمد امیر الدین
علیخان بہادر روشن جنگ

دستخط
فقیر محمد یعقوب عفی اللہ عنہ
الذنب ولد مولوی
کریم اللہ صاحب

سید محمد اسمٰعیل عفی عنہ
عظیم آبادی بہاری
بقلم خود

قادر بخش
بقلم خود

محمد عبد اللہ سعید

مدرس مولوی عبد الرب

قادر بخش
بقلم خود

محمد عبد الرشید
بقلم خود
ولد مولوی عبد الحکیم

محمد سلیم اللہ بداؤنی
بقلم خود

Signed and attested in my presence and approved by all

19/11/81 (Sd.) G.G. Young
Comm.

نقل تحریرات علماء لاہور

سوال رفع یدین و آمین مفسد نماز ہے یا نہین - اور جو امام رفع یدین و آمین بالجہر کرے اسکے پیچھے حنفی المذہب کی نماز درست ہوتی ہے یا نہین -

جواب رفع یدین بروایۃ صحیحہ مفسد صلوۃ نہین وفی العالمگیریۃ رفع الیدین لایفسد اور یہی حال آمین بالجہر کا ہے اور حنفی المذہب کی نماز ایسے امام کے پیچھے جو اصول مین اسکا مخالف نہو اور فروع مین اسکا مخالف ہو جیسے شافعی مالکی حنبلی اور ان امور مین جو جواز صلوۃ کے لئے حنفیون مین ضروری ہین رعایۃ کرتا ہو درست ہے وفی رد المحتار واما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز مالم یعلم منه ما یفسد الصلوۃ علی اعتقاد المقتدی وعلیه الاجماع -

خلیفہ حمید الدین عفی عنہ

جواب۲ رفع یدین و آمین مفسد نماز نہین - اور جو امام یہہ کام کرے اسکے پیچھے بالاتفاق نماز جایز ہے اور جو رفع یدین کو عمل کثیر سمجہا گیا اور بناء علیہ اسکو مفسد نماز ٹہرایا گیا ہے یہہ حنفی مذہب مین شاذ قول ہے جسپر علماء کا فتوی واعتماد نہین ہے

درمختار مین عمل کثیر کے بیان مین کہا ہے وفیها خمسة اقوال اصحها ما لایشك بسببه الناظر من بعید فی فاعله انه لیس فیها فلا تفسد برفع یدیه فی التکبیرات الزواید علی المذهب وما روی من الفساد فشاذ طحطاوی مین کہا ہے قوله فشاذ ای روایة ودرایة لان المختار فی العمل الکثیر ما ذکرناه لاکما یتقام بالیدین حلبی عن المنح - اور ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء مخالف مین کہا ہے قال ابو الیسر اقتداء الحنفی بالشافعی غیر جایز لما روی مکحول النسفی ان رفع الیدین فی الصلوۃ عند الرکوع والرفع منه مفسد لانه عمل کثیر

قال ابن الهمام واخذ صاحب الهداية الجواز خلفهم من جهة الرواية
وقدم هذه لشذ وذلك وقد صرح بشذوذها فی النهاية والمختار فی
تفسير العمل الكثير ما لوراه شخص من بعيد ظنه انه ليس فی الصلوٰة
وفی الذخيرة رفع اليدين لا يفسد الصلوٰة وكذا فی جامع الفتاوی لان مفسدها
لم يعرف قربة فيها ورفع اليدين فی الوتر والعيدين سنة اجماعًا اور مولوی
عبد الحی صاحب لکھنوی نے اپنے رسالہ فوائد بہیہ میں امام عصام بن یوسف سے
(جو حنفی اماموں سے ہیں اور امام ابو یوسف کے شاگرد) نقل کیا ہے کہ وہ نماز میں رفع یدین
کیا کرتے۔ پھر کہا ہے کہ انکے فعل سے معلوم ہوا کہ حنفی مذہب میں رفع یدین نماز کا
مفسد نہیں ہے اور اس فعل سے حنفی اپنے مذہب سے خارج نہیں ہوتا چنانچہ کہا ہے د فی
طبقات القاری عصام بن یوسف روی عن ابن المبارك والثوری وشعبة
وكان صاحب حديث يرفع يديه عند الركوع وعند الرفع الراس منه انتهٰی
قلت يعلم منه بطلان رواية مكحول عن ابی حنيفة ان من رفع يديه فی الصلوٰة
فسدت صلوٰته التی اغتر امير كاتب الاتقانی بها كما مر فی ترجمته فان
عصام بن يوسف وكان من ملازمی ابی يوسف وكان يرفع فلو كان لتلك
الرواية اصل لعلم بها ابو يوسف وعصام وسياق التفصيل فی بطلان
تلك الرواية فی ترجمة مكحول انشاء الله تعالی ويعلم ايضًا ان الحنفی لو ترك
فی مسئلة مذهب امامه لقوة دليل خلافه لا يخرج به عن ربقة التقليد فی ضوء
ترك التقليد الا ترى الی ان عصام بن يوسف ترك مذهب ابی حنيفة فی
عدم الرفع ومع ذلك هو معدود فی الحنفية ويؤيده ما حكاه اصحاب الفتاوی
المعتمدة من اصحابنا من تقليد ابی يوسف يوما الشافعی فی طهارة القلتين ـ
یہہ رفع یدین کی نسبت علماء کے اقوال ہیں ایسا ہی آمین وغیرہ امور جو ایک مذہب میں

سنت ہین اور دوسرے مین مکروہ سمجھی گئی ہین علما نے کہا ہے کہ ایسے افعال کرنیوالے کے پیچھے حنفی کی نماز درست ہی ملا علی قاری نے رسالہ اقتدا بمخالف مین کہا ہے - ثم المواضع المهتمة للمراعاة في حق المخالف ان يتوضأ من الفصد والحجامة وكذا وكذا الى ان قال واما مراعاة بعض الافعال التي هي سنة عند المخالف ومكروه عند غيره كرفع اليدين في حالة الانتقال وكجهر البسملة واخفائها وبسط اليدين في القنوت ونحوها فهذا وامثالها مما لا يمكن الجمع بينهما ولا يتصور الخروج من عهدة خلافهما فكل يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه -

قد اجاد واصاب فيما افاد واجاب

محمد حسین ابو سعید ۱۲

ابو عبد البر محمد (غضنفر) اللودیانی

الجواب ۳ رفع اليدين لا يفسد الصلوة لانه من اعمال الصلوة كما ثبت بالاحاديث الصحيحة وكل ما كان من اعمال الصلوة لا يفسد الصلوة بل يصح الصلوة واما من قال من الحنفية ان رفع اليدين عمل كثير فقد اخطأ فان العمل الكثير شرطه ان لا يكون من اعمال الصلوة بل يكون منافيا في الصلوة ورفع اليدين من اعمال الصلوة فكيف يستقيم كونه عملا كثيرا فتدبر - وعلى هذا لا نحتاج الى اختيار معنى من معاني العمل الكثير وترجيح بعضها على بعض كما ذهب اليه من ذهب من العلماء هذا هو طريق السداد ومن دونه خرط القتاد - كتبه محمد عبد الحكيم الكلانوري اللاهوري

المجيب مصيب محمد ابو عبد العزيز - العبد رحيم الله - قد اصاب من اجاب علام الله قصوري

اس اتفاق و تحریرات کا نتیجہ جسکی طرف ہم خواص و عوام اور سول کے حکام کو توجہ دلانا چاہتے ہین یہہ ہے کہ دھلی و لاہور دونون شہر زمانہ قدیم سے اسوقت تک دار العلم و دار السلطنت چلے آئی ہین اور یہانکے علما بھی اکثر بلاد ہندوستان و پنجاب مین فتوی و فیصلہ کے باب مین مستند و معتمد علیہ رہے ہین - پس جب یہانکے علماء فریقین نے ان مسائل خلافیہ رفع یدین و آمین وغیرہ مین یہہ اتفاق و فیصلہ کیا ہے تو اس شہر کے خواص و عوام کو تقلیداً خواہ تحقیقاً انکی متابعت و موافقت لازم ہے - اور حکام سول کو بھی ان مقدمات مین جو بوجہ آمین و رفع یدین کے [illegible] مین ایک فریق کے لوگ دوسرے فریق کو اپنی [illegible] مسجدون مین مسند نشین بننے یا امام ہونے سے ممانعت کی درخواست کرتے ہین) اس اتفاقی راے کے موافق فیصلہ کرنا مناسب ہے نہ کسی فریق کو کسی مسجد سے روکنا یا کسی مذہبی شعار کے کرنے نہ کرنے مین کوئی پابندی تجویز کرنا چنانچہ بعض اضلاع (گورداسپورہ و لودھیانہ وغیرہ) مین ایسا ہوتا ہے حتی کہ چیف کورٹ کو حکم مجسٹریٹ ابتدائی عدالت کو منسوخ کرنا پڑا -

تکملہ

مضمون مصالحت

اس معاہدہ وتحریرات مین جو رعایت مفسدات کی شرط لگائی گئی - اور اس شرط سے اقتدا مخالف کو بالاجماع صحیح کہا گیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر امام ان امور کی رعایت کرلیا کرتا ہے جو مقتدی کے اعتقاد مین مفسد نماز ہین - تو ایسے شخص کے پیچہے بالاتفاق اقتدا صحیح ہے - اور اسی شرط پر دہلی مین معاہدہ ہوا ہے اور اس پر علماء حنفیہ لاہور کا اتفاق ہے -

اِس تکملہ مین ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ اگر امام ایسا فعل کرے جو مقتدی کے خیال مین مفسد نماز ہو مثلا امام فصد کرا کر بلا وضو جدید نماز پڑہا دے جسکو حنفی مقتدی مفسد نماز جانتا ہے یا شرمگاہ کو ہاتہہ لگا کر بلا تجدید وضو امامت بجا دے جس کو شافعی مفسد نماز خیال کرتا ہے تو ایسے امام کے پیچہے اس مقتدی مخالف کی نماز جائز ہونے مین (گو حنفیہ دہلی ولاہور کا اتفاق نہین ہے) سلف صالحین وایمہ مجتہدین وایمہ اربعہ وغیرہ کا کیا قول ہے ؟

ہمارے خیال مین سلف صالحین صحابہ وتابعین وایمہ مجتہدین کے نزدیک تو ایسے شخص کے پیچہے بہی مقتدی مخالف کی نماز ہوجاتی ہے - اور یہی امر حدیث صحیح سے ثابت ہے عدم جواز نماز صرف متاخرین کا قول ہے سو بہی اتفاقی نہین ہے - اکثر متاخرین قایل عدم جواز ہین - بعض انمین بہی قایل جواز اقتداء ہین - وہ کہتے ہین اس باب مین امام کے اعتقاد کا لحاظ ضروری ہے کہ آیا جو فعل وہ کرتا ہے اسکو اپنے خیال مین صحیح سمجہتا ہے یا نہین اگر وہ اسکو صحیح سمجہتا ہے اور اسکی نماز اپنے اعتقاد مین درست ہو تو مقتدی کی نماز بہی اس کے پیچہے ہوجاتی ہے - کیونکہ ان مسایل اختلافیہ مین خطا بالیقین ثابت نہین ہوتی جس پر مخالف کی نماز کو جسکو وہ اپنے نزدیک صحیح سمجہتا ہے باطل قرار دیا جاوے

کتاب درمختار مین (جو حنفی مذہب مین بڑی معتبر کتاب ہے) مسئلہ عدم جواز اقتداء

قال فے الدر المختار قلت وھذا (ای عدم جواز الاقتداء) بناء علے ان العبرة لرای المقتدی وھو الاصح وقیل لرای الامام وعلیه جماعة قال فی النهایة وھو اقیس وعلیه فیصح الاقتداء وان کان لا یحتاط	بصورت عدم رعایت امور مفسدہ بیان کرکے کہاہے کہ اس عدم جواز کی بناء اسپر ہے کہ اس باب مین مقتدی کے اعتقاد کا اعتبار ہے - یہہ روایت اصح ہے - بعض کا قول ہے کہ امام کے اعتقاد کا اعتبار ہے اسپر ایک جماعت علماء کا اتفاق ہے - کتاب نہایہ مین کہاہے کہ یہی قیاس کے موافق ہے

بناءً علیہ اقتداء امام مخالف جایز ہے اگرچہ وہ امور مفسدہ کے (رعایت سے) احتیاط نہ کرے -

طحطاوی نے شرح درمختار مین اکثر متاخرین سے مقتدی کے اعتقاد کا معتبر ہونا نقل

قال الطحطاوی بعد ما نقل عن الاکثرین الاعتبار لرای المقتدی وقیل لرای الامام وعلیه الهندوانی وجماعة قال فی النهایة وھو اقیس وعلی ھذا فیصح وان لم یحتط - وھکذا فی النهر الفایق	کرکے کہا ہے بعض متاخرین کے نزدیک اعتقاد امام کا اعتبار ہے اور اسی پر امام ہندوانی اور ایک جماعت ہے نہایہ مین ہے کہ یہی قیاس کے موافق ہے بنا بران مخالف امام کے پیچھے نماز درست ہے اگرچہ وہ احتیاط نکرتا ہو

ایسا ہی نہر الفایق مین ہے -

حموی نے شرح اشباہ والنظائر مین کہاہے کہ ابوبکر رازی نے ذکر کیاہے کہ حنفی کا اقتداء

ذکر ابوبکر الرازی ان اقتداء الحنفی فی الوتر بمن یسلم علی راس رکعتین یجوز ویصلی معه بقیة الوتر لان امامه لم یخرج بسلامه	سے اس شخص (شافعی وغیرہ) کے پیچھے جایز ہے جو وتر کی دو رکعت پر سلام پھیر دے - حنفی مقتدی اسکے ساتھ ہی اپنی ایک رکعت

عنده لانه مجتهد فيه كما لو اقتدى بامام قد رعف ورأى الامام انه لا ينتقض وضوئه صح الاقتداء لان طهارة الامام صحيحة عنده وهو مجتهد فيه -	باقیماندہ پوری کرے کیونکہ اسکا امام اپنے خیال مین اس سلام سے نماز وتر سے خارج نہین ہوا کیونکہ یہہ امر اختلافی اجتہادی ہے - جیسے اگر وہ (حنفی مقتدی) اپنے امام کا اقتداء

کرے جسکی نکسیر پہوٹے اور وہ بلا وضو جدید نماز پڑہ لے اور وہ یہہ اعتقاد رکہتا ہو کہ نکسیر سے وضو نہین ٹوٹتا تو اسکے پیچہے حنفی کی نماز درست ہے کیونکہ امام کا وضو اسکے اپنے اعتقاد مین قایم ہے - اور یہہ امر بہی اختلافی واجتہادی ہے (جسمین کسی جانب خطا کا یقین نہین ہوسکتا -) محقق حنفیہ کمال الدین ابن الہمام نے کہا ہے کہ ہمارے اوستاد سراج الدین

قال الشيخ محقق الحنفية كمال الدين ابن الهمام وكان شيخنا سراج الدين يعتقد قول الرازى وانكر انيكون فساد الصلوة بذلك مرويا عن المتقدمين حتى كرته بمسئلة الجامع فى الذين تحروا فى الليلة المظلمة وصلى كل الى جهة مقتدين باحدهم فان جواب المسئلة ان من علم منهم بحال امامهم فسدت صلوته لاعتقاده ان امامه على الخطأ -	امام ابو بکر رازی کے قول کو (جسمین اعتقاد امام کو معتبر ٹہرایا ہے) پسند کرتے اور فساد نماز کا متقدمین ائمہ سے مروی ہونا تسلیم نہ کرتے یہانتک کہ مینے انکو (امام محمد کی) جامع کا یہہ مسئلہ جتایا کہ جو لوگ اندہیری رات مین اٹکل سے جہت قبلہ مقرر کرکے نماز پڑہین اور ہر ایک کسی کسی جانب موہنہ کرلے اور وہ سب ایک امام کے مقتدی ہون تو انکی نسبت اس کتاب کا یہہ حکم ہے کہ جو شخص امام کا حال جانتا ہو

(کہ وہ سمت قبلہ پر نہین) اسکی نماز صحیح نہین ہے کیونکہ اسکے اعتقاد مین اسکا امام خطاء پر ہے -

اس قول ابن الہمام سے اگرچہ یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض مسایل مین اعتقاد مقتدی کا معتبر ہونا امام محمد سے مروی ہے مگر ساتہہ اسکے یہہ بات بہی ثابت ہوتی ہے کہ خاصکر مسئلہ اقتدا

غیر محتاط مین ان ائمہ سی کچھہ مروی نہین ہے اگر کچھہ اس باب مین ان سی مروی ہوتا تو شیخ ابن الہمام کے اوستاد سراج الدین اس سے انکار نہ کرتے - اور شیخ ابن الہمام بھی اس انکار کے جواب مین یہہ مسئلہ تحری قبلہ کے پیش نہ کرتے - بلکہ خاص اسی قول کو پیش کرتے - ومع ہذا جو کچھہ ابن الہمام نے اِن کے انکار کے مقابلہ مین پیش کیا ہے اور اس سے اور بزعم خود اعتقاد مقتدی کا ملحوظ ہونا امام محمد سے ثابت کیا ہے یہہ امر متنازعہ فیہ سی کچھہ تعلق نہین رکھتا اور اسکی تائید کرتا ہے کیونکہ اسمین ایک امر قطعی الثبوت (استقبال کعبہ) مین امام و مقتدی کے مخالفت کے حکم کا بیان ہے جسمین مقتدی اپنے امام کو یقیناً خطا پر سمجھتا ہے اور متنازع فیہ امام و مقتدی کے ایسے اجتہادی امور مین مخالفت کا حکم ہے جسمین خطاء امام بالیقین معلوم نہین ہوسکتی) اسی نظر سے ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء مخالف مین امام ابن الہمام کے اس قول کو نقل کرکے اسکا یہی جواب دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ

ولجیب عن هذا بان فساد صلوة المقتدی فی مسئلة التحری لایستلزم فساد صلوته فیما ذکره الرازی لان المقتدی فی الصورة الاولی یعتقد ان امامه اخطا فیما هو قطعی الثبوت فی الصلوة وهو استقبال القبلة وفی الثانیه یعتقد ان امامه اخطاء فی امر ظنی مجتهد فیه فشتان بینهما - (رسالہ اقتداء المخالف علی قاری)

مسئلہ تحری قبلہ مین مقتدی کی نماز فاسد ہونے سے اس صورت مین (جسکا امام رازی نے ذکر کیا ہے) مقتدی کی نماز کا فاسد ہونا ثابت نہین ہوتا کیونکہ پہلی صورت (تحری قبلہ) مین مقتدی امام کو ایسے امر مین خطا پر جانتا ہی جو قطعی الثبوت ہے اور دوسری صورت مین اسکو ایک امر ظنی مین خطا پر سمجھتا ہی پس اسمین بہت فرق ہی

یہہ ائمہ حنفیہ کے اقوال کی نقل ہے - اور جو اسباب مین صحابہ و تابعین و ائمہ ثلثہ امام مالک و شافعی و احمد بن حنبل وغیرہ کا قول و فعل منقول ہے وہ کتاب خادم زرکشی اور فتوی شیخ ابن تیمیہ حنبلی مین منقول ہے جسکا ماحصل کتاب قوت السدید ابن ملا فروخ مکی مین موجود ہی - یہہ مقام اسکی نقل و صل سے قاصر ہے -